REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۶ شوال ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۹/۱۴ | ۳ شہادت ۱۳۳۹ ہش | ۳ اپریل ۱۹۶۰ء | نمبر ۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

جوہنسبرگ کے قریب افریقی مظاہرین پر فائرنگ

حکومت جنوبی افریقہ نے پولیس افسروں کو وسیع اختیارات تفویض کر دیئے

کیپ ٹاؤن ۲ اپریل۔ کل بھی جنوبی افریقہ کے مختلف مقامات سے فسادات کی اطلاعات ملی ہیں۔ جوہنسبرگ کے قریب ویسٹرن نامی قصبے میں پولیس نے افریقی مظاہرین پر گولی چلادی۔ جو ٹرام کاروں پر خشت باری کر رہے تھے۔ گولی چلنے کی وجہ سے ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ پولیس نے چند اشخاص کو گرفتار بھی کیا ہے۔ ڈربن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ دو چینی ایک کار میں جا رہے تھے۔ کہ افریقیوں کے ایک گروہ نے ان پر حملہ کر دیا پولیس نے افریقیوں پر گولی چلا دی اور چند افریقیوں کو گرفتار کر لیا۔

غیر معمولی گزٹ میں شائع شدہ ضابطوں کے مطابق جنوبی افریقہ کے وزیر انصاف مسٹر فرانسس ایراسمس اور جن اضلاع میں ہنگامی حالت نافذ کی گئی ہے۔ ان کے پولیس کمشنر افسروں کو وسیع اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ جن علاقوں میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی ہے۔ پولیس افسروں کو وارنٹ کے بغیر گرفتاری کا اختیار حاصل ہے۔

اسلامی ریسرچ کا مرکزی بورڈ آف گورنرز

راولپنڈی ۲ اپریل۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اسلامی علوم کی تحقیقات کے مرکزی ادارہ کے بورڈ آف گورنرز کے پہلے اجلاس کا افتتاح گیارہ اپریل کو کراچی میں شام کے پانچ بجے کریں گے۔ صدر ایوب اس ادارہ کے سرپرست ہیں۔ وزیر تعلیم بورڈ آف گورنرز کے صدر ہیں۔ ممتاز ماہر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اس ادارہ کے فرسٹ ڈائرکٹر ہیں۔ آپ آجکل کولمبیا یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں بورڈ آف گورنرز میں ۸ افراد نامزد کئے گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ اور تبلیغ کی اہمیت پر ایک ایمان افروز خطبہ دیا۔ آپ نے نہایت لطیف پیرائے میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ خدائی احکام کے تحت رمضان کے مبارک مہینے میں ہم جو روحانی اور جسمانی تربیت حاصل کرتے ہیں وہ ہمارے لئے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں کیونکر محمد ثابت ہو سکتی ہے (خطبہ کا تفصیلی خلاصہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ احباب کیا جائے گا)

برادرم دتلف خالد بخیریت ہمبورگ پہنچ گئے

مورخہ ۲۴ مارچ شام کے ۸ بجے برادرم دتلف خالد دو سال ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد بخیریت ہمبورگ پہنچ گئے الحمد للہ علیٰ ذالک برادرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب اور خاکسار نے انہیں ہوائی مستقر پر خوش آمدید کہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے وجود کو سلسلہ عالیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے اور ان کا وجود جرمن قوم کے لئے اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بابرکت ثابت ہو۔

(چوہدری) عبد اللطیف واقف زندگی انچارج جرمن مشن

چوہدری فیض احمد صاحب سابق ہیڈ کاتب الفضل وفات پا گئے

عبد السمیع صاحب کھٹی نے کنری سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری فیض احمد صاحب سابق ہیڈ کاتب الفضل یکم اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے تین بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم چوہدری صاحب مرحوم ۱۹۲۵ء سے ۱۹۴۲ء تک قریباً سترہ سال الفضل میں ہیڈ کاتب رہے۔ بہت شریف النفس۔ نیک اور متوکل انسان تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق کا عزم انگلستان

مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن جو بعض ضروری امور کے سلسلہ میں پچھلے دنوں انگلستان سے ربوہ تشریف لائے تھے۔ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۶۰ء بروز اتوار انگلستان واپس تشریف لے جانے کی غرض سے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت وقت مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایک سویڈش نومسلم احمدی کا عزم زیارت بیت اللہ شریف

ہمارے مبلغ سکنڈے نیویا نے اطلاع دی ہے کہ سویڈن کے ایک نومسلم احمدی دوست برادرم سیف الاسلام ایرکسن محمود صاحب عمرہ کے لئے مکہ شریف روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ ہمارے پندرہ روزہ رسالہ ایکٹیو اسلام کے ایڈیٹر بھی ہیں اور نہایت مخلص دوست ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ سفر مبارک کرے۔ اور اس کی روحانی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال ریٹائرڈ کافی دنوں سے بیمار ہیں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ محمد سعید پنشنر ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۰ء

عبرت کس کیلئے؟

جیساکہ ہم نے کل کے الفضل میں معاصر روزنامہ "آفاق" کے حوالہ سے دکھایا ہے۔ برطانوی سفیر در لیبیا نے اپنے مضمون میں قاہرہ کی تبلیغی مہم کا جو ذکر کیا ہے وہ محض ایک پروپیگنڈہ ہے تاکہ مغربی دنیا کو یہ تاثر دیا جائے کہ افریقہ میں جو اسلام پھیل رہا ہے تو اس کی وجہ کوئی نامعلوم مصری مہم ہے جو کمیونزم کے زیر اثر چلائی گئی ہے اور جس کا مقصد مغربی یورپ اور برطانوی امریکی بلاک کی مخالفت کے سوا اور کچھ نہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مصر سے نہ کوئی ایسی تبلیغی مہم شروع ہوئی ہے اور نہ ایسی کسی مہم کے نتیجہ میں افریقہ میں اسلام پھیل رہا ہے۔ اسلئے معاصر تسنیم کے ایڈیٹر نے جو نتیجہ نکالا ہے کہ اسلامی حکومتوں کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ وسیع تر ہو سکتی ہے۔ اس طرح بھی بے بنیاد ہے اور محض اپنی اور دیگر اہل علم حضرات کی تبلیغ اسلام کے بارے میں بے بسی اور جمود کی پردہ پوشی کرنے کے لئے اور واحد جماعت جو واقعی یہ کام کر رہی ہے اس کے کام کی وقعت کم کرنے کے لئے برطانوی سفیر کے بیان کو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہم نے کل مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے جو تبلیغی کام شروع کر رکھا ہے اس کی تھوڑی سی جھلک صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی ۱۹۵۵ء کی تقریر سے حوالے دے کر دکھائی ہے اس اداریہ میں ہم مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ نے کام سے متعلق چند حوالے اسی تقریر سے نقل کرتے ہیں۔ تاکہ اندازہ ہو سکے کہ جماعت احمدیہ اپنی کم مائیگی کے باوجود افریقنوں میں اسلام پھیلانے کے لئے کیا جدوجہد کر رہی ہے۔ فھو ہذا

مشرقی افریقہ "مشرقی افریقہ کا مشن ۱۹۳۴ء میں قائم ہوا۔ ان علاقوں میں بھی عیسائیت کے سینکڑوں مشن قائم کر رہے ہیں اور افریقنوں کو اپنا ہم مذہب بنانے کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا مشن قائم ہونے کے بعد پہلے دس سال تک وہاں صرف ایک مبلغ کام کرتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس عرصہ میں ہمیں نمایاں کامیابی بخشی اور ٹانگانیکا میں کئی غیر مسلم افریقن اسلام میں داخل ہوئے ٹبورا میں جو کسی زمانہ میں ٹانگانیکا کا دارالخلافہ تھا ایک نہایت خوبصورت اور شاندار مسجد بنائی گئی ہے۔ خدا تعالےٰ کا یہ گھر اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے ٹبورا کے تمام چرچوں اور عمارتوں کو مات کرتا ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ مزید مبلغین وہاں بھجوائے گئے اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آٹھ پاکستانی اور متعدد افریقن مبلغین وہاں کام کر رہے ہیں۔ سواحیلی زبان میں ایک رسالہ "MAPENZI YA MUNGU" (مپنزی یا مُنگو) نکلتا ہے جس میں خصوصیت سے عیسائیت کی تردید میں مضامین ہوتے ہیں اور ان کے حملوں کا رد ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس جذبۂ خدمت دین کو بارہا کئی مسلمان سراہ چکے ہیں چنانچہ ایک دفعہ زنجبار کے ایک مسلمان عالم نے لکھا کہ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی جو بے لوث خدمت جماعت احمدیہ کر رہی ہے وہ بے نظیر اور عظیم الشان ہے

کینیا کے ایک علاقہ میں جلوہ قبیلہ کے عیسائی سینکڑوں کی تعداد میں داخل اسلام ہوئے ہیں۔ مشرقی افریقہ کے مشن نے ایک خاص اسلامی خدمت جو سرانجام دی ہے۔ وہ قرآن پاک کا ترجمہ سواحیلی زبان میں تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کرنا ہے۔ یہ ترجمہ شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ دیباچہ کے علاوہ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا تحریر فرمودہ ہے۔ اس کے کل صفحات ایک ہزار سے زائد ہیں۔ یہ ترجمہ دس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا تھا۔ اور اس کی اشاعت پر غیر از جماعت دوستوں نے نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ ایک افریقن نے تو یہاں تک کہا کہ یہ ترجمہ جماعت احمدیہ کا مشرقی افریقہ پر بہت بڑا احسان ہے۔ افریقہ کے علاوہ پاکستانی اور ہندوستانی مسلمانوں نے بھی جماعت کے اس کام کو سراہا اور سلسلہ کے بعض سخت مخالفوں نے بھی اس موقع پر اعتراف کیا کہ جماعت نے اس ملک میں اسلام کی ٹھوس خدمت کی ہے۔ بعض نے کہا کہ احمدی جماعت گو بہت چھوٹی ہے لیکن علمی مذاق رکھتی ہے اس وجہ سے وہ اتنا بڑا کام کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ جو بڑی بڑی تنظیمیں باوجود مالدار ہونے اور کوشش کرنے کے نہیں کر سکتیں۔ .....

..... دارالسلام کو جہاں ہمارا باقاعدہ مبلغ متعین ہے مرکزی پوزیشن حاصل ہے زائرین کثرت سے آتے ہیں دوران سال میں سلطان آف زنجبار آئے جن سے مبلغ سلسلہ نے یہاں ملاقات کی۔ جنوبی روڈیشیا کی پارلیمنٹ کے ممبر اور وہاں کے افریقن صحافیوں کی یونین کے پریذیڈنٹ آئے۔ جن کو لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح لیجسلیٹو کونسل کے ممبروں اور ڈسٹرکٹ اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسرز کو لٹریچر دیا گیا۔

دارالسلام میں مسجد اور مشن ہاؤس نہ ہونے سے بڑی دقت تھی۔ امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے دارالسلام مشن نے مسجد کی تعمیر شروع کر دی ہے ایک کنٹریکٹر نے ۵۰ ہزار شلنگ میں مسجد اور دارالتبلیغ کی عمارت تعمیر کر کے دینے کا ذمہ لیا ہے۔ جماعت کے مخلصین نے ایک ایک ماہ کی تنخواہ اس غرض کے لئے دی ہے۔ مسجد زیر تعمیر ہے۔ امید ہے تین چار ماہ تک تیار ہو جائے گی"۔ (تحریک جدید کے بیرونی مشن ص ۳۵ تا ۳۷، ۴۱)

جیساکہ ہم نے لکھا ہے یہ آج سے پانچ سال پیچھے کے کوائف ہیں اس عرصہ میں جماعت نے جو ترقیاں کی ہیں اور جس طرح افریقہ میں تبلیغی مہم کو آگے بڑھایا ہے اس کا ذکر ہم نے یہاں نہیں کیا ایک منصف مزاج انسان انہی مختصر کوائف سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ صرف افریقہ ہی میں کیا کام کر رہی ہے۔ یورپ ایشیا۔ امریکہ کے براعظموں میں اور جزائر میں جو مشن جماعت نے کھول رکھے ہیں وہ اتنا وسیع کام ہے کہ یہاں ان کی فہرست درج کرنا بھی ممکن نہیں۔

معاصر تسنیم نے قاہرہ کی ایک خیالی مہم کا ذکر کر کے جماعت احمدیہ کو عبرت دلائی ہے۔ حالانکہ جماعت کا کام ظاہر و باہر ہے اور تمام عالم اسلام اور باقی دنیا اس کے کام کی معترف ہے اگرچہ ہمارے یہ دوست اپنا کام تو کوئی نہیں دکھا سکتے۔ جماعت احمدیہ کے کام کی تحقیر کے لئے ہر وقت خلمکاری دکھانے کو تیار رہیں۔ اب بتائیں عبرت کس کو حاصل کرنی چاہیئے۔

درخواست دعا

احباب کرام سے درخواست ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (لطف الرحمن محمود)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق عالیہ

(از مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت بی اے (آنرز) کرشن نگر - لاہور)

(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ ..... (سورۃ آل عمران ع ۱۷)

ترجمہ: اور تو اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے (ہی) جو اللہ کی طرف سے دی گئی ہے ان کے لئے نرم واقع ہوا ہے اور اگر تو بد اخلاق اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے۔ پس تو ان کو معاف کر دے اور ان کے لئے (خدا سے) بخشش مانگ۔ پھر فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (سورہ قلم ع ۱) یقیناً تو اخلاق عالیہ کا مالک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور بھی اپنے آقا اور مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نہایت نرم اور صاف دل متحمل مزاج اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ مخلوق خدا کی محبت آپ کے قلب سلیم میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے دوستوں ہی سے نہیں دشمنوں سے احسان، عفو اور درگذر کا سلوک کرتے تھے۔ آپ کی تعلیم اور دعویٰ کے دلائل کے ساتھ آپ کے اخلاق عالیہ نے بھی ہزاروں لوگوں کو آپ کے قدموں میں لا ڈالا۔ آپ کی زندگی کے کئی واقعات ہیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کا پرتو نظر آتا ہے میں اس مختصر مضمون میں چند واقعات کا ذکر کرتا ہوں جو آپ کے خدام کے لئے یقیناً ازدیاد ایمان کا موجب ہوں گے اور شاید دوسرے احباب کے لئے موجب ہدایت یا کم از کم اس بات کا محرک ہوں کہ وہ آپ کی سیرت کا حسن نیت سے مطالعہ کریں۔

خدام سے حسن سلوک

(۱) حافظ حامد علی صاحب مرحوم آپ کے پرانے خدام میں سے تھے۔ لیکن آپ ان سے عزیزوں کی طرح سلوک کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے کچھ لفافے اور کارڈ حافظ صاحب کو دیئے کہ انہیں ڈاک میں ڈال آئیں۔ حافظ صاحب کسی اور کام میں مصروف ہوئے اور خطوں کو ڈاک میں ڈالنا بھول گئے۔ کوئی ایک ہفتہ کے بعد حضرت میاں محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی۔ جو اس وقت بچہ تھے) کچھ لفافے اور کارڈ لئے حضرت اقدس کے پاس آئے۔ اور کہا ابا جان۔ ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے یہ خط نکالے ہیں۔ حضرت اقدس نے دیکھا تو وہی خط تھے جو آپ نے حافظ صاحب کو ڈاک میں ڈالنے کے لئے دیئے تھے۔ ان میں بعض رجسٹرڈ خطوط بھی تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے کوئی اور ہوتا تو خادم کو بلا کر سختی سے ڈانٹتا لیکن آپ نے حافظ صاحب کو بلا کر نہایت نرمی سے صرف اتنا کہا:۔

"حامد علی۔ تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے ذرا فکر سے کام کیا کرو"

(۲) اسی طرح کا واقعہ حافظ غلام محی الدین صاحب مرحوم سے بھی ہوا۔ آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ڈاک ڈاکخانے لے جایا کرتے تھے اور وہاں سے حضور کے خطوط لایا کرتے تھے۔ پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی جب پوری ہوئی تو مخالفین کے مطالبہ پر حضور کی خانہ تلاشی ہوئی۔ اس سلسلہ میں حافظ صاحب کے حجرہ کی بھی تلاشی ہوئی۔ اس تلاشی میں کئی خطوط حافظ صاحب کے حجرہ سے ایسے ملے جو حضور نے حافظ صاحب کو ڈاکخانہ میں ڈالنے کے لئے دیئے تھے یا حضور کے نام باہر سے آئے تھے۔ حضرت اقدس کو جب اس بات کا علم ہوا۔ تو آپ نے ہنستے ہوئے حافظ صاحب سے پوچھا۔ حافظ جی یہ خط رکھنے کے لئے تو نہیں دیئے گئے تھے۔ اگر آج نہ ملتے تو پتہ بھی نہ لگتا۔ اور ہم سمجھتے رہتے کہ خط لکھ دیا ہوا ہے اور ادھر دوسرے لوگ سمجھتے کہ ہم خط لکھ چکے ہیں خیر جو ہو گیا اچھا ہو گیا۔ مصلحت الٰہی یہی ہو گی۔

(۳) محمد اکبر صاحب سنوری مرحوم رضی بھی آپ کے ایک خادم تھے۔ ان کی چھوٹی لڑکی ایک دفعہ حضرت اقدس کے کمرہ میں موم بتی جلا کر رکھ آئی۔ اتفاقاً وہ بتی گر گئی۔ تمام مسودات جل گئے۔ کچھ اور بھی نقصان ہوا۔ سنوری صاحب کی بیوی اور بچی کو جب حضور کی کتابوں کے مسودات کے جل جانے کا علم ہوا تو وہ نہایت پریشان ہوئیں کیونکہ یہ بہت بڑا نقصان تھا۔ لیکن جب حضور کو علم ہوا۔ تو فرمایا۔ خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ کوئی اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

(۴) جن دنوں حضور اپنا مضمون "تبلیغ" (آئینہ کمالات اسلام والا) لکھا کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ایک حصہ مضمون جس کی فصاحت و بلاغت پر حضور کو بہت فخر تھا حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کو دیا کہ یہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب (رضی اللہ عنہ) کو فارسی ترجمہ کے لئے دیدیں۔ جب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رض نے حضرت خلیفہ اول رض کے سامنے ذکر کیا کہ آج حضور نے ترجمہ کے لئے مضمون نہیں بھیجا تو حضرت خلیفہ اول کا رنگ فق ہو گیا۔ اس لئے کہ وہ مضمون آپ سے کہیں گر گیا تھا بہت تلاش کی لیکن بے سود۔ بہت پریشان ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے متعلق کیا خیال کریں گے کہ ایک قیمتی مضمون کیوں ضائع کر دیا۔ حضرت اقدس کو جب معلوم ہوا تو مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور بڑا عذر کیا کہ مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول رض) کو کاغذ گم ہونے سے اس قدر تشویش ہوئی۔ فرمایا مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر دوڑ دھوپ کوشش کیوں کی گئی۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر مضمون ہمیں عطا کرے گا۔

(۵) ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گورداسپور ایک ضروری کام کے لئے جانا تھا۔ آپ جب قادیان سے روانہ ہوئے تو بہت سے آدمی آپ کی مشایعت کے لئے آپ کے ہمراہ بٹالہ والی سڑک پر چل دیئے حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کپورتھلوی رض بھی ہمراہ تھے۔ راستہ میں منشی صاحب نے عرض کیا کہ حضور مجھے بٹالہ میں اپنی لڑکی سے ملنا ہے دیر ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا آپ یکہ پر سوار ہو جائیں۔ بٹالہ پہنچ کر اپنی بچی سے مل لیں اور پھر واپس مجھے آملیں۔ منشی صاحب نے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں یکہ پر جاؤں اور حضور پیدل تشریف لائیں۔ حضور نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ منشی صاحب یکہ پر سوار ہو کر بٹالہ پہنچے۔ وہاں کئی لوگ حضور کی راہ تک رہے تھے۔ منشی صاحب نے اپنا کام کیا اور پھر چند واقف آدمیوں کو کہا آؤ میں تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کراؤں۔ وہ بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ جب بٹالہ شہر سے نکل کر پکی سڑک پر آئے تو دیکھا کہ خدا تعالیٰ کا مسیح تن تنہا ہاتھ میں عصا پکڑے پیدل تشریف لا رہا ہے۔

(۶) ایک عورت نے حضور کے گھر سے چاول چرائے۔ پتہ لگ گیا تو اس کی بغل سے کوئی پندرہ سیر چاول کی گٹھڑی ملی۔ گھر میں سب اسے ملامت کر رہے تھے کہ حضور باہر سے تشریف لائے۔ واقعہ سن کر فرمایا

محتاج ہے کچھ تھوڑے سے
دے دو اور فضیحت نہ کرو۔
خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ
اختیار کرو۔

دشمنوں سے عفو و درگذر اور احسان کا سلوک

(۱) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آخر میں مولوی صاحب کی حالت کچھ ایسی ہو گئی تھی کہ کوئی کاتب ان کا رسالہ وغیرہ بھی لکھ کر نہ دیتا تھا۔ انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو لکھا کہ کتابت وغیرہ کا بندوبست کرا دیں۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی پہلے اجرت وغیرہ کا مطالبہ کیا۔ آخر مولوی محمد حسین نے حضرت اقدس کو پیغام بھجوایا کہ منشی غلام محمد صاحب کاتب امرتسری سے جو ان دنوں قادیان میں حضرت اقدس کا کام کرتے تھے ان کا کام کرا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کو کہہ دو کہ وہ اپنی کاپیاں اور مضمون لے کر آجائیں۔ میں اپنا کام بند کر کے ان کا کام کرا دوں گا خواہ وہ میری مخالفت ہی میں ہو۔

(۲) احمد حسین شوکت میرٹھی (جو اپنے آپ کو مجدد السنہ مشرقیہ کہا کرتے تھے) اپنے اخبار شحنہ ہند کے ضمیمہ میں حضرت اقدس کی مخالفت میں بہت مضمون شائع کرتے تھے۔ جماعت میرٹھ کو ان مضامین کی اشاعت سے بہت تکلیف ہوتی تھی۔ ایک دفعہ میرٹھ کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ شیخ عبد الرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر تھے حضرت کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ شحنہ ہند کے توہین آمیز مضامین پر شوکت میرٹھی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کروں۔ حضرت نے فرمایا:۔

ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہو گا۔ اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدیم کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔

(۳) ڈاکٹر ہنری کلارک نے حضرت اقدس پر مقدمہ قتل دائر کیا تھا۔ حضور اس میں باعزت بری ہوئے تھے۔ کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے فیصلہ سناتے وقت حضرت اقدس کو کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ

ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلایا جائے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کو حق ہے۔ حضور نے فرمایا۔

"میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا
میرا مقدمہ آسمان پر ہے"۔

(۴) اسی طرح ایک مقدمہ میں آپ کے وکیل مولوی فضل دین صاحب نے عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پر بعض ایسے سوالات کرنا چاہے۔ جو مولوی صاحب کی عزت کو خاک میں ملا سکتے تھے۔ حضرت اقدس نے مولوی فضل دین صاحب کو سختی سے برسر عدالت منع کیا کہ ایسے سوالات نہ کریں۔ جو مولوی محمد حسین صاحب کی ذات پر حملہ ہوں۔ مولوی فضل دین صاحب غیر احمدی تھے۔ لیکن حضور کے اس بلند اخلاق کے بہت مداح تھے۔

(۵)۔ ایک دفعہ قادیان کے ہندوؤں اور سکھوں نے احمد نور صاحب کابلی مرحوم پر حملہ کرکے انہیں زخمی کر دیا۔ اور پھر الٹا حضرت خلیفہ اول مولوی نور الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور سید احمد نور صاحب کے خلاف نالش بھی کر دی۔ عدالت نے پہلی پیشی پر ہی مقدمہ خارج کر دیا پولیس نے سولہ ہندوؤں سکھوں کا چالان بھی کر دیا۔ ملزموں پر فرد جرم لگ گئی۔ جب مقدمہ کے فیصلہ کا وقت قریب آیا تو ملزمین لالہ شرمپت رائے اور لالہ ملاوامل وغیرہ کو ساتھ لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں معذرت کے لئے آئے۔ حضور نے انہیں معاف کر دیا۔ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا کہ مجسٹریٹ سے جاکر کہہ دیں کہ ہم نے ملزموں کو معاف کر دیا ہے اور ہم نے مقدمہ چھوڑ دیا ہے۔ شیخ صاحب نے عرض کیا کہ اب فرد جرم لگ چکی ہے۔ صرف فیصلہ باقی ہے۔ پولیس سولہ ملزموں کو اب رہا کرنے پر آمادہ نہ ہوگی۔ حضرت اقدس نے فرمایا "جو ہمارے اختیار میں جو کچھ ہے وہ کر لینا چاہیئے۔ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ میری طرف سے جاکر کہہ دیں کہ انہوں نے معاف کر دیا ہے۔ ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ عدالت منظور نہ کرے تو اس میں ہمارا اختیار نہیں چنانچہ شیخ صاحب اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم نے جب مجسٹریٹ کو حضور کا یہ پیغام دیا تو وہ بہت متاثر ہوا اور کہا کہ جب مرزا صاحب نے معاف کر دیا ہے تو میں بھی معاف کرتا ہوں۔ اور ملزموں کو مخاطب کرکے کہا کہ ان سا مہربان انسان کم دیکھا گیا ہے۔ جو دشمنوں کو اس وقت بھی معاف کر دے جب کہ وہ اپنی سزا بھگتنے والے ہوں۔ اور بہت ملامت کی کہ ایسے بزرگ انسان کی جماعت کو تم تکلیف دیتے ہو یہ بڑے شرم کی بات ہے۔ آج تم سب سزا پاتے مگر یہ مرزا صاحب کا رحم ہے کہ تم کو جیلخانہ سے بچا دیا۔

۶۔ حضرت اقدس کے چچا زاد بھائیوں مرزا امام الدین وغیرہ نے مسجد مبارک کے راستہ کو ایک دیوار کے ذریعے بند کر دیا۔ احباب پانچ وقت نماز باجماعت پڑھنے سے بھی محروم رہنے لگے۔ ان کو ایک لمبا چکر کاٹ کر مسجد میں جانا پڑتا تھا۔ مقدمہ جب عدالت میں گیا تو مجسٹریٹ نے حضرت صاحب کے چچا زاد بھائیوں کے خلاف فیصلہ صادر کر دیا۔ دیوار گرانے کا حکم اور مخالفین پر ہرجانہ اور خرچہ کی ڈگری بھی دے دی۔

جب مرزا نظام الدین وغیرہ کو ہرجانہ کا نوٹس آیا تو انہوں نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میں خرچہ وغیرہ دینے سے معذور ہوں۔ آپ مجھے معاف کر دیں۔ حضرت صاحب اس وقت گورداسپور میں تھے۔ آپ کو علم نہ تھا۔ کہ خرچہ کی ڈگری کا اجرا کرا دیا گیا ہے۔ آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ خواجہ کمال الدین مرحوم سے فرمایا۔ مجھ سے کیوں دریافت نہیں کیا گیا۔ خواجہ صاحب نے عذر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ آئندہ کی اس ڈگری کو اجرا نہ کر دیا جائے۔ ہم کو دنیا داروں کی طرح مقدمہ بازی اور تکلیف دہی سے کچھ کام نہیں۔ انہوں نے تکلیف دینے کے لئے اگر کام کیا تو ہمارا یہ کام نہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے اس غرض کیلئے دنیا میں نہیں بھیجا اسی وقت ایک خط مرزا نظام الدین صاحب کے نام لکھا۔ اور اسے یار محمد صاحب کے ہاتھ قادیان بھیجا۔ اس میں نہایت ہمدردی کا اظہار تھا۔ اور لکھا تھا کہ مجھے ڈگری کے اجرا کا مطلق علم نہ تھا۔ یہ میری اجازت کے بغیر کیا گیا ہے۔ آئندہ اس کا اجراء کبھی نہ ہوگا۔ آپ مطمئن رہیں۔ میں معاف کرتا ہوں

(باقی)

صحابہ مقیم ربوہ کی روایات کا ٹیپ ریکارڈنگ

یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ربوہ میں مقیم صحابہ کرام کی روایات کو انکی آواز میں ماہ اپریل ۱۹۶۰ء میں ٹیپ ریکارڈ کیا جائے۔ اس لئے ان سے اس اعلان کے ذریعہ درخواست ہے کہ وہ اپنا پانچ منٹ کا مضمون جو ایمان افروز روایات پر مشتمل ہو تیار فرما کر اپنے متعلق تعارفی نوٹ کے ساتھ خاکسار کو بھجوا دیں۔

اگر صحابہ میں سے کوئی لکھنے میں دقت محسوس فرما رہے ہو اور لکھوانا چاہتے ہوں تو خاکسار کو مطلع فرما دیں تا انکی خدمت میں لکھنے والا بھجوا دیا جائے

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعا کیلئے درخواست کرنیوالے احباب

کی اطلاع کیلئے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

ماہ رمضان میں اور خصوصاً اعتکاف کے ایام میں دعا کے لئے درخواست کرنے والے دوستوں کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ گئی ان میں سے بعض نے خطوط کے ذریعہ اور بعض نے تاروں کے ذریعہ دعا کیلئے درخواست کی۔ میں نے کوشش کی کہ ان کے لئے معتکفین اور دوسرے بھائیوں کو بھی دعا کیلئے تحریک کرتا رہوں چنانچہ روزانہ نئے درخواست کرنیوالوں کے نام سنا کر دعا کی تحریک کی جاتی رہی اور ۲۶ مارچ بروز جمعہ تمام خطوط کو مدنظر رکھتے ہوئے اجمالی طور پر مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا کی گئی جس پر حاضرین آمین کہتے رہے۔

اے ہمارے قادر، شافی، رازق، واسع اور غفور و رحیم خدا! دعا کیلئے درخواست کرنے والے تمام احباب کو ان کے نیک مقاصد میں کامیابی بخش۔ جو بیمار ہیں انہیں اپنے فضل سے شفا عطا فرما۔

جو مالی یا دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرما۔ ان پر اپنے رزق کے دروازے کھول دے۔ جو امتحان دینا چاہتے ہیں۔ یا دے چکے ہیں اور نتیجہ کے منتظر ہیں انہیں امتحان میں کامیابی عطا فرما جن پر مقدمات ہیں انہیں مقدمات میں کامیابی اور جو اولاد سے محروم ہیں انہیں نیک اور متقی اولاد عطا فرما۔ اور سب کو دینی اور دنیوی ترقیات اور نیکی اور تقویٰ بخش اور اپنی رضا کے حصول کی راہیں دکھا۔ جن کے بھائی یا دیگر رشتہ دار احمدیت کی نعمت سے ابھی تک محروم ہیں انہیں احمدیت کی نعمت سے متمتع فرما آمین۔ اس کے علاوہ معتکفین اور دوسرے حضرات نے اجتماعی اور انفرادی رنگ میں دعا کے لئے درخواست کرنے والوں کے لئے دعائیں کیں ان کے ناموں کی معہ خلاصۂ مضمون درخواست روزانہ فہرست تیار کر لی جاتی تھی جہاں تک مجھ سے ممکن ہو سکا میں ان فہرستوں کو سامنے رکھ کر ہر ایک کیلئے درخواست کے مطابق دعا کرتا رہا اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنا قرب عطا فرما وے آمین

(خاکسار: جلال الدین شمس)

اظہار تشکر

میرے بھائی عزیزی ملک محمد اشرف صاحب کی ناگہانی وفات کے سانحہ پر بہت سے احباب نے خود تشریف لاکر اور پھر خطوط کے ذریعے سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے متعدد مجالس اور اداروں نے تعزیتی قرار دادیں پاس کرکے مرحوم کے لواحقین کو بھجوائی ہیں۔ احباب کے اس مشفقانہ سلوک نے ہمارے دلوں کے گہرے زخموں پر سکون آفرین مرہم کا کام کیا ہے

حادثہ کی اطلاع ملنے پر مکرم ناظر صاحب امور عامہ اور ان کے عملے کے اراکین اور مکرم پریذیڈنٹ صاحب لوکل انجمن نے مرحوم کی نعش کو سرگودہا سے لانے کے لئے خود ہی فوری طور پر خاص انتظام فرمایا۔ نیز بھیرہ میں لواحقین کو اطلاع دینے کے لئے کار بھجوائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد نے مصروفیات کے باوجود خود تشریف لاکر گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ مکرم ملک منور احمد صاحب حقیقی بھائیوں کی طرح ہمارے غم و حزن میں شریک ہوئے ہیں مرحوم کے لواحقین کی طرف سے "الفضل" کے ذریعے تمام شریک غم احباب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے اور مرحوم کو اعلیٰ مدارج بخشے اور ہم سب کو دین کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب اپنی دعاؤں میں مرحوم کی اہلیہ محترمہ معصوم بچوں اور والدہ ماجدہ کو ضرور یاد رکھیں کہ اللہ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر لحاظ سے خود ان کا کفیل ہو۔ آمین۔

(خاکسار ملک محمد افضل بھیروی)

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ ربوہ میں ایک لمبے عرصہ سے بوجہ بلڈ پریشر بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عنایت اللہ کراچی)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کا جذبہ ہمدردی

(احمد خان صاحب ڈرائیور دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مجھے یہ خوشی اور فخر ہے کہ میں نے ایک لمبا عرصہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کے ساتھ گزارا اور مجھے آپ کی خدمت کا موقعہ ملا۔ گو مجھے اس بات کا تمام عمر افسوس رہے گا۔ کہ میں آپ کی اچانک وفات کے وقت کے ہمراہ آپ کے پاس حاضر نہ تھا۔ (میں ڈیوٹی پر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی خدمت میں لاہور گیا ہوا تھا)

آہ وہ شخص ہم سے جدا ہو گیا۔ جس کے جذبہ ہمدردی محبت واخوت اور غریبوں سے حسن سلوک نے مجھ جیسے انسان پر بھی اتنا گہرا اثر کیا کہ میں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قبول کرنے کی سعادت پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

میں نے اس عرصہ ملازمت میں چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کے حسن سلوک کے بے شمار واقعات دیکھے ہیں۔ جن سے مجھے قرون اولیٰ کا وہ زریں عہد یاد آجاتا رہا ہے۔ جس میں آقا و غلام محب و محبوب کے دو پیکر ہوتے تھے مشتے از خروارے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ ایک دفعہ چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ جماعتوں کے دورہ پر گئے میں ہمراہ تھا۔ جب کھانے کا وقت ہوا میں جیپ درست کر رہا تھا جس مخلص دوست نے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ وہ چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کو بلوا کر لے گئے اور میرے لئے باہر کھانا بھجوا دیا۔ اتنے میں ایک دوست دوڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے۔ "احمد خان تمہیں چوہدری صاحب یاد فرماتے ہیں۔ میں اپنا کھانا لے کر چوہدری صاحب کے قریب گیا اور چاہا کہ نیچے بیٹھ جاؤں کہ چوہدری صاحب نے مجھے چارپائی پر بٹھا لیا اور وہ پلیٹ میرے آگے کر دی جس میں آپ کے لئے کھانا آیا تھا اور فرمایا کھاؤ۔ پھر خود بھی کھانا شروع کیا کھانے کے دوران کئی دفعہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے ٹکرایا۔ لیکن چوہدری صاحب اطمینان سے کھانا کھاتے رہے۔ گویا آقا و غلام ایک ہی پلیٹ سے نوالے لے رہے تھے اور مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کا غلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کا غلام ہوں۔ کیونکہ حسن سلوک کا یہ جذبہ اسی (فداہ نفسی وامی وابی) نبی نے پیدا کیا تھا۔ اور آج یہ جذبہ مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل دوبارہ زندہ ہوا۔

۲۔ خاکسار کا جنرل ہاسپٹل کوٹ لکھپت میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا۔ میرے وہم میں بھی نہ تھا کہ میرے جیسی معمولی ہستی کے لئے کوئی شخص عیادت کو آئے گا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ اپنے غلام کی عیادت کے لئے آئے اور ایک بار نہیں دو بار آئے یہ واقعہ گو ایک چھوٹا سا واقعہ ہے لیکن میں اس سے بہت متاثر ہوا اور میں نے چوہدری صاحب کے لئے بہت ہی دعائیں کیں۔ آج بڑے بڑے لوگوں کو اپنے خدام کا کہاں اتنا دھیان ہوتا ہے۔ جس کی مثال چوہدری صاحب نے پیش کی۔

۳۔ چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کا جذبہ ہمدردی محض اپنے ہی خدام سے ایسا نہ تھا۔ بلکہ کسی انسان کی تکلیف بھی نہ برداشت کر سکتے تھے۔ ایک دفعہ قصور جاتے ہوئے للیانی تھانہ کے عین سامنے ایک شخص ہماری جیپ سے ٹکرا کر زخمی ہو گیا۔ چوہدری صاحب کو اس واقعہ کا اتنا دکھ ہوا اور اس قدر احساس ہوا کہ آپ چیخ اٹھے "اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے" پھر آپ نیچے اترے زخمی نوجوان کو اٹھایا جیپ میں ڈالا اور ہسپتال پہنچایا اور وہاں داخل کروایا۔ بعد میں اکثر اس شخص کا ذکر نہایت درد سے کیا کرتے تھے۔ کہ بیچارے کو ہماری وجہ سے چوٹیں آئیں۔

۴۔ پھر آپ کی محبت وہمدردی کا یہ جذبہ محض انسانوں ہی سے خاص نہ تھا بلکہ آپ جانوروں کی تکلیف سے بھی گھبرا جاتے تھے۔ ربوہ سے جڑانوالہ جاتے ہوئے ایک بھینس جیپ کے نیچے آگئی جیپ کو بریک بروقت نہ لگ سکی۔ میرے حواس باختہ ہو گئے کہ اب چوہدری صاحب ناراض ہوں گے۔ لیکن انہوں نے مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ ہاں بھینس کے زخمی ہونے پر بہت افسوس کا اظہار کیا۔

یہ واقعات بظاہر بالکل معمولی ہیں لیکن درحقیقت ان واقعات کی گہرائی میں چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی ہمدردی واخلاص کا جذبہ موجزن نظر آتا ہے۔ رحم آپ کی فطرت ثانیہ تھی درشتی اور سختی سے آپ ناآشنا تھے۔ میں پورے وثوق سے اس بات کی گواہی دے سکتا ہوں کہ مجھے آپ نے کبھی بھی سخت کلامی یا سختی سے نہیں پکارا ہمیشہ پیار بھرے الفاظ سے یاد فرماتے رہے کبھی کسی غلطی پر سرزنش نہیں کی بلکہ محبت سے سمجھاتے رہے۔ دنیا میں ان خوبیوں کے مالک کہاں ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو اعلیٰ علیین میں بلند تر مقام عطا فرمائے آمین

عہدیداران جماعت کیلئے ایک نہایت ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سال رواں کی وصول شدہ تمام رقوم اس تاریخ سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع ہو جائیں۔ تا اس سال کے اخراجات کے بلوں کی ادائیگی میں کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہو۔ یوں بھی صدر انجمن احمدیہ کی موجودہ آمد تمام اخراجات کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ اگر کسی وجہ سے وصول شدہ رقوم بھی وقت پر خزانہ میں جمع نہ ہوں تو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ ۱۰ اپریل تک جو وصولی ہو۔ وہ ۱۵ تاریخ تک یہاں بھجوا دی جائے۔ اس میں توقف نہ ہو۔ پھر ۱۸ تاریخ تک جو رقم وصول ہو۔ وہ ۲۰ تاریخ کو روانہ کر دی جائے اور آخری قسط ۲۵ تاریخ کو بھیج دی جائے۔ اس کے بعد بھی کوئی رقوم وصول ہوں تو وہ ۳۰ اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھیج دی جائیں۔ ۲۰ اور ۳۰ اپریل کے درمیان بھیجی جانے والی رقوم کے متعلق ایک علیحدہ کارڈ یا لفافہ کے ذریعہ نظارت بیت المال کو بھی اطلاع بھجوا دی جاوے۔ کہ فلاں فلاں چندہ کی رقم فلاں تاریخ کو بھیجی گئی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تعزیتی قرارداد

تعلیم الاسلام کالج یونین کے اساتذہ اور طلباء کا یہ ہنگامی اجلاس مکرم ملک محمد اشرف صاحب واقف زندگی کی المناک وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم ملک صاحب مرحوم کی عین جوانی میں وفات جہاں ان کے رشتہ داروں اور لواحقین کے لئے ایک حادثہ کی طرح ہے وہاں ان کے دیگر متعلقین کے لئے بھی ایک اندوہناک صدمہ سے کم نہیں۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خوش خلقی۔ ملنساری اور فرض شناسی ان کی طبیعت میں داخل تھی۔ فرض شناسی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی وفات بھی فرض کو ادا کرتے ہوئے ہوئی آپ دفتری کام کے سلسلہ میں سرگودھا جا رہے تھے کہ منزل سے دور ہی اجل الٰہی آپہنچی۔

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ اور طلباء مکرم ملک صاحب مرحوم کے بھائی مکرم عبد الرشید صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج نیز مرحوم کی بیوہ اور ان کے دیگر رشتہ داروں سے پوری ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ رحیم اور غفور خدا سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور خود ہی ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(سیکرٹری یونین)

درخواست دعا

عاجزہ کے خاوند بشیر احمد صاحب بھٹی ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی اعصابی کمزوری سے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے کہ دس ماہ ہوئے ٹائیفائڈ ہوا۔ اس کے بعد اس قدر کمزوری ہو چکی ہے کہ ابھی تک کروٹ خود نہیں بدل سکتے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(صفیہ بنت قاضی عبد السلام صاحب بھٹی)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا نثار احمد عمر ۲۰ سال جس کی شادی فروری ۱۹۶۰ء کو ہوئی تھی۔ ۲۹ مارچ بروز عید الفطر فوت ہو گیا ہے احباب جماعت صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس کا بہتر نعم البدل عطا کرے۔ آمین

خاکسار عبد الرحمٰن پارچہ فروش ہسپتال روڈ دکان نمبر ۴۸ لائلپور

خریداران الفرقان کے لئے ضروری اطلاع

ماہ جنوری میں سیرت نمبر شائع ہوا تھا جو دو چند حجم پر مشتمل تھا۔ یہ رسالہ جنوری اور فروری کا تھا۔ مگر متعدد احباب لکھ رہے ہیں کہ ہمیں فروری کا پرچہ نہیں ملا۔ یاد رہے کہ جنوری اور فروری کا پرچہ سیرت نمبر ہی تھا۔ مارچ کا رسالہ دس مارچ کو بھیجا گیا تھا۔ اور اپریل کا نمبر بھی دس تاریخ کو ربوہ سے پوسٹ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

رسالہ کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی دس تاریخ ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

اخبار "الفضل" کی اعانت کرنے والے احباب

(۶)

احمدیت خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے یہ روحانی نعمت حاصل ہے اس جیسا خوش قسمت انسان اور کون ہو سکتا ہے ؟ لیکن جو شخص قبول احمدیت کے بعد اس امر کی صحیح معنوں میں کوشش نہیں کرتا کہ دنیا کے باقی لوگ بھی حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں وہ درحقیقت اپنے اُس عہد وفاداری کو توڑتا ہے جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا۔

پس ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ اسلام و احمدیت کی اشاعت کے لئے دن رات مصروف ہو یہاں تک کہ لاکھوں نہیں کروڑوں انسان جلد سے جلد تر اسلام کے جھنڈے تلے آ جائیں اور ساری دنیا میں خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کا عملاً قیام نظر آئے۔ اس مبارک اور مقدس مقصد کی تکمیل و اشاعت کے لئے علاوہ اور امور سرانجام دینے کے دیگر لوگوں کے نام روزنامہ الفضل یا خطبہ نمبر کا اجراء نہایت ضروری ہے۔

ہمیں اس امر کی خوشی ہے کہ جہاں بہت سے احباب نے اپنے نام الفضل جاری کر دیا ہے۔ وہاں مختلف مقامات کے اکثر احباب نے نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی سے تعاون کرتے ہوئے متعدد لائبریریوں اور دیگر مستحق اصحاب کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے اعانت بھی کی ہے۔ اس سے قبل ہم پانچ اقساط میں اعانت کرنے والے احباب کے نام شائع کر چکے ہیں آج کے پرچہ میں مزید احباب کے نام بطور شکریہ درج کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص احباب کو آئندہ بھی دین سے متعلق نیکی کی تحریکوں پر کما حقہٗ لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نوٹ:۔ گوجرانوالہ شہر میں مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز مربی سلسلہ حلقہ احمدیہ مکرم عبدالماجد صاحب اسلام آباد و مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب صابر نے نمائندہ الفضل سے خاص طور پر تعاون کیا ہے یہ سہ دوستہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص میں اور بھی اضافہ فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

نام	رقم
مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ انجینئر گوجرانوالہ	۵
" میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ "	۵
" مولوی محمد حسین صاحب فاضل "	۵
" ناصر احمد صاحب عباسی "	۵
" چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وکیل "	۵
" بابو اقبال محمد خاں صاحب "	۵
" عبدالرشید صاحب ریل بازار "	۵
" چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ملک ٹاؤن "	۱۰
لجنہ اماء اللہ بذریعہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ	۱۰
محترمہ والدہ صاحبہ مکرم عبدالواسع صاحب "	۵
مکرم میر محمد اسلم صاحب غلہ منڈی "	۵
" میر محمد اکبر صاحب "	۵
" چوہدری اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر (مرالیوالہ) "	۵
محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	۵
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر گوجرانوالہ	۵
" صوفی عبدالکریم صاحب متصل چوک گھنٹہ گھر "	۵
" خواجہ محمد شریف صاحب ڈھینگرہ ہاؤس "	۵
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم بابو محمد عالم صاحب "	۵
جناب جی ۔ ایم یزدانی صاحب انکم ٹیکس آفیسر "	۱۰
محترم خواجہ عبداللطیف صاحب باغبانپورہ "	۵
محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	۵
مکرم بابو عبدالحفیظ صاحب اسلام آباد "	۵
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم بابو عبدالکریم صاحب "	۵
مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ "	۱۰
مکرم محمد عبداللہ صاحب مرحوم ۔ بذریعہ مکرم میاں محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۵
محترمہ والدہ صاحبہ " "	۵

وصیت کے لئے ضروری شرط

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مرسلہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ۔ ربوہ)

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے بلکہ ضرور ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اُس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

(ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت دفعہ ۷)

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے مناظر بذریعہ میجک لینٹرن

مجلس مشاورت کے دوسرے روز یعنی ۹ اپریل کو بعد نماز مغرب دفاتر تحریک جدید میں انشاء اللہ تعالیٰ میجک لینٹرن کے ذریعہ ایسی سلائیڈز دکھائی جائیں گی۔ جو ہمارے مبلغین ممالک بیرون کی تبلیغی مساعی کے مناظر پر مشتمل ہوں گی۔ جملہ احباب عموماً اور نمائندگان حضرات خصوصاً تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

وائی (۶) کیڈٹ سکیم

شرائط:۔ پانچویں جماعت۔ فوجیوں کے متعلقین جن کا انحصار ہو۔ میٹرک غیر شادی شدہ بصورت سویلین ۔ عمر یکم اپریل ۶۰ء کو بصورت سویلین ۱۷ تا ۲۰ بصورت فوجی ملازم ۱۷ تا ۲۱

امیدواران انٹر سروسز سیلکشن بورڈ کوہاٹ کے سامنے پیش ہوں گے۔ انتخاب میں آنے والے بطور وائی (۶) کیڈٹ لئے جائیں گے۔ دوران ٹریننگ تنخواہ ۳۵/- روپے پی پوسٹنگ پر ۴۰/- رہائش ۔ وردی ۔ راشن سرکاری۔

فارم درخواست اور مفصل ہدایات نزدیک ترین دفتر بھرتی سے یا جنرل ہیڈ کوارٹرز سے حاصل کر کے ۱۵ اپریل تک بنام ایڈجوٹنٹ جنرل۔ (بہ رٹ ۲۵ اپریل ۶۰ء) ناظر تعلیم

دعائے مغفرت

مکرم شیخ جلال الدین صاحب صحابی ولد شیخ نبی بخش صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور حال کراچی عرصہ ڈیڑھ سال بیمار رہ کر کراچی میں مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء کو بوقت سات بجے صبح بعمر ۷۸ سال فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت کراچی نے نماز جنازہ ادا کی اور مرحوم کا تابوت بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ لایا گیا بعد نماز مغرب مورخہ ۲۶ مارچ کو مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نعش کو کندھا دیا اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مرحوم کے درجات بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک نذیر احمد کراچی)

نام	رقم
مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب صابر جنرل سیکرٹری جماعت گوجرانوالہ	۵
جناب مرزا ناظر حسین صاحب (غیر از جماعت دوست) "	۵
" محمد بلال صاحب بٹ (") "	۵
مکرم ملک مبارک احمد صاحب کراچی حال گوجرانوالہ "	۲۵
" چوہدری پیر محمد صاحب "	۵
" مستری نور احمد صاحب ڈسکہ خاں "	۵

بے وقت پچھتانے سے فائدہ؟

ایک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصّہ لے لو کہ اس امّت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"

وقت گذر جانے کے بعد پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ غور فرمائیے کہ ہم نے مصلح موعود کا زمانہ پایا ہے۔ کیا اس میں بھی اشاعت اسلام کے فریضہ سے ہم غافل رہ سکتے ہیں؟ پس اگر تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے سے ہم تاحال محروم ہیں تو آئیے آج ہی اس کمی کو پورا کر دیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

اعانت الفضل

مکرم منظور احمد صاحب آف کویت حال ربوہ کے لڑکے عزیزم منور احمد صاحب امسال جماعت ششم کے امتحان میں اوّل آئے ہیں۔ عزیزم کو دو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام انعام میں ملی ہیں اسی خوشی میں مکرم منظور احمد صاحب نے بطور اعانت الفضل مبلغ پانچ روپے دئیے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ (مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے دو بھائی کنور محمد اکبر خان مینیجنگ ڈائریکٹر چوہدری راجپوت بس سروس سرگودھا اور محمد نواز خان ۲۰۲ مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان جماعت باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد افضل خان چوہدری راجپوت بس سروس سرگودھا)

(۲) حوالدار مرزا اعلام احمد صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب ہوا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (برکت علی خان لائق قائد خدام الاحمدیہ بھکوال)

(۳) والد ماجد حکیم مولوی کرم الٰہی صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مقامی جماعت کے السابقون الاولون میں سے ہیں بوجہ ضعیف العمری مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفاء عاجلہ اور صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین (ایچ رئیس دین محمد۔ احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ)

(۴) میرے والد مرزا سلطان احمد صاحب بیٹی والے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ آجکل کمزوری زیادہ ہے بزرگان سلسلہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا بشیر احمد کوٹ محمود قصور)

(۵) میں قریباً بیس سال سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد اس بیماری سے نجات دے اور کاروبار میں برکت دے۔ آمین

(بشیر احمد سرہالوی۔ محلہ چاہ کلندر گجرات)

(۶) میرا لڑکا محمد اسلام ہمیشہ بیمار رہتا ہے بزرگان دین اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔

(عبدالحمید۔ چوہڑ کانہ منڈی)

(۷) ہماجرہ کے چھوٹے بچے بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد عطا کرے جو کہ باصحت اور لمبی عمر والی ہو۔ (بشیر الدین احمد سیکرٹری مال انجمن احمدیہ ٹھٹھہ رانجھہ)

(۸) مرزا اکبر بیگ صاحب آف لنگروال صحابی حال پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع لاہور تین چار ماہ سے سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پاکستان کی طرف سے حکومت جنوبی افریقہ کی شدید ترین مذمت

"نوآبادیاتی نظام آخری ہچکیاں لے رہا ہے" (شہزادہ علی خان)

نیویارک۔ یکم اپریل۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب پرنس علی خان نے متنبہ کیا ہے کہ جنوبی افریقہ میں نسلی فسادات جاری رہے۔ تو نہ صرف بین الاقوامی امن خطرے میں پڑ جائے گا بلکہ فسادات کے شعلے پورے براعظم افریقہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

شہزادہ علی خان جنوبی افریقہ میں افریقیوں کے حالیہ قتل عام کے مسئلہ پر حفاظتی کونسل سے خطاب کر رہے تھے، آپ ان چھ مندوبین میں سے ایک تھے جنہیں اقوام متحدہ میں افریشیائی گروپ نے حفاظتی کونسل کے روبرو اپنا موقف پیش کرنے کے لئے منتخب کیا تھا۔

پاکستانی مندوب نے کہا جنوبی افریقہ میں حالات نے جو نیا رُخ اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے حکومت پاکستان کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور گذشتہ ہفتہ فسادات میں جو اسّی افریقی ہلاک ہوئے ہیں پاکستان کو ان کے پسماندگان اور دوستوں سے پوری ہمدردی ہے۔ ہمیں افریقہ کے ان لاکھوں انسانوں سے پوری طرح ہمدردی ہے جن پر ہر وقت یہ خطرہ مسلط ہے کہ جو ستم گذشتہ ہفتہ ان کے بھائیوں پر ہو چکا ہے کہیں انہیں بھی اس کا نشانہ بننا نہ پڑے۔ ان واقعات کی بناء پر جنوبی افریقہ میں پاکستان کے مفادات کو بھی نقصان پہنچا ہے ۱۹۴۷ء ہی سے حکومت پاکستان اس بات کی مخالفت کرتی چلی آرہی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے رہنے والے لوگوں کو جنوبی افریقہ میں بنیادی اور انسانی حقوق نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ اور اس مخالفت کا اظہار وہ اقوام متحدہ کے اندر اور باہر ہر جگہ کر چکی ہے

شہزادہ علی خان نے کہا ہمیں اس بات پر سخت افسوس اور صدمہ ہے کہ شدنی ہو کر رہی اور سینکڑوں پر امن اور نہتے افریقیوں کو اسوقت قتل اور زخمی کر دیا گیا جب وہ ان غیر منصفانہ اور توہین آمیز قوانین کے خلاف مظاہرہ کر رہے تھے جنہیں حکومت جنوبی افریقہ نے نافذ کر رکھا ہے۔ ہمارے خیال میں اگر یہی صورت حال جاری رہی تو اس کی وجہ سے نہ صرف بین الاقوامی امن اور سلامتی خطرہ میں پڑ جائے گی بلکہ تمام براعظم افریقہ ان فسادات کی لپیٹ میں آجائے گا۔ پاکستان اپنا فرض سمجھتا ہے کہ وہ افریقی ایشیائی گروپ کے ساتھ مل کر سلامتی کونسل سے اس بات کا مطالبہ کرے کہ ان نسلی فسادات کو روکنے کے لئے موثر اقدام کیا جائے میں بعد میں کسی مرحلہ میں اس سلسلہ میں چند تجاویز بھی پیش کروں گا۔ آپ نے کہا۔ حکومت جنوبی افریقہ کی یہ دلیل بھی بے بنیاد ہے۔ کہ یہ اس کا داخلی مسئلہ ہے اور اقوام متحدہ کو اس پر غور کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اقوام متحدہ نے جب کبھی اپنے منشور کے تحت بنیادی اور انسانی حقوق کی بحالی کے سلسلہ میں جنوبی افریقہ میں کوئی قدم اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ حکومت جنوبی افریقہ نے ہمیشہ یہی بہانہ تراشا ہے یہ اس کا گھریلو معاملہ ہے اور اقوام متحدہ کو اس میں دخل دینے کا اختیار نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی موجودہ حکومت بظاہر اس بات پر یقین نہیں رکھتی کہ انسانیت کی ترقی اور امن کے لئے رنگدار لوگوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کیا جانا ضروری ہے یا انہیں بنیادی انسانی حقوق دیئے جانے ضروری ہیں اگر یہ بات صحیح نہ ہوتی تو کیسے ممکن تھا۔ کہ جنوبی افریقہ کی حکومت عالمی رائے کو نظر انداز کرتی اور اقوام متحدہ کے اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے انسانی حقوق کو پامال کرنے کی ایک ایسی پالیسی کھلم کھلا اختیار کرتی جو حق و انصاف کے تقاضوں کے سراسر منافی ہونے کے علاوہ جنوبی افریقہ کے داخلی استحکام اور پورے براعظم افریقہ کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہے۔

شہزادہ علی خان نے کہا نسلی امتیاز کی ایسی پالیسی جس نے دوسرے ممالک میں بھی کہرام مچا رکھا ہے۔ کسی ملک کا داخلی مسئلہ کیسے ہو سکتی ہے ہر حکومت کو امن اور قانون قائم رکھنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے لیکن اس کے معنی یہ ہرگز نہیں ہیں۔ کہ اسے ظلم و تشدد روا رکھنے کا پروانہ مل جاتا ہے اسی طرح کسی حکومت کو یہ اختیار مطلق بھی کبھی حاصل نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں سے بزور اطاعت کروائے ہم پاکستانی اسلامی نظریہ حیات پر ایمان رکھتے ہیں ہمارے نزدیک اطاعت کا تصور بالکل مختلف ہے۔ ہم ہر اس حکم کی تعمیل کریں گے جس کے بجا لانے میں ہمیں خدا کے حکم سے روگردانی نہ کرنی پڑے۔ اور جب ہمیں خدا سے سرکشی کا حکم دیا جائے تو ہم اسے کبھی تسلیم نہیں کریں گے کیا یہ امر تعجب خیز ہے کہ افریقی عوام حکومت جنوبی افریقہ کے ظالمانہ قوانین کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔

گندم کے متعلق نئی پالیسی کا اعلان

سرحدی علاقوں کے سوا باقی سب علاقوں میں گندم کی نقل و حمل پر پابندیاں ختم

لاہور ۲ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید نے کل گندم اور گندم کے آٹے کی تجارت پر عائد کردہ تمام پابندیوں کی تنسیخ کا باقاعدہ اعلان کیا اور امید ظاہر کی کہ حکومت کی اس نئی غذائی پالیسی کے باعث کاشت کاروں کو گندم کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ترغیب مل سکے گی۔ اور اس طرح ہم غذائی لحاظ سے خود مکتفی ہو سکیں گے۔

آپ نے کہا تاہم صوبہ کے سرحدی علاقہ میں دس میل تک گندم کی تجارت پر اس نوعیت کی پابندی رہے گی کہ کوئی شخص اناج کے مسلمہ تاجروں سے ایک مرتبہ ایک من سے زائد گندم نہیں خرید سکے گا۔ جو شخص اس پابندی کی خلاف ورزی کرے گا اسے متعلقہ قانون کے تحت سزا دی جائے گی۔

چیف سیکرٹری نے کل صبح پریس کانفرنس میں نئی غذائی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے مزید کہا کہ اگرچہ گندم کی تجارت پر پابندیوں سے متعلقہ تمام احکام یکم اپریل سے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم شہروں میں راشن ڈپوؤں پر گندم اور گندم کے آٹے کی سپلائی موجودہ مقررہ نرخوں پر ۳۰ اپریل تک جاری رہے گی۔ مقصد یہ ہے کہ غذائی قلت کے علاقوں میں اناج کے تاجر اس ایک ماہ کے عرصہ میں نہ صرف مناسب ذخیرہ کر لیں بلکہ آزاد تجارت کے لئے دوسرے انتظامات بھی مکمل کر لیں۔

آپ نے کہا کہ اس نئی غذائی پالیسی کے مطابق آئندہ صوبہ کے تمام علاقوں (جن میں کراچی کا علاقہ بھی شامل ہے) میں گندم کی نقل و حمل کی کھلی اجازت ہوگی، اور نرخوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی کاشت کاروں پر اس نوعیت کی پابندی ہوگی کہ وہ منڈیوں میں صرف حکومت کے ایجنٹوں کے پاس مقررہ نرخوں پر گندم فروخت کریں۔ تاہم اگر کوئی کاشت کار خود سرکاری ایجنٹوں کے پاس گندم بیچنے کا خواہاں ہوگا تو متعلقہ سرکاری عملہ ساڑھے تیرہ روپے فی من کے حساب سے گندم خرید سکے گا حکومت کے اس انتظام کا مقصد یہ ہے کہ کسی بھی علاقہ میں گندم کا نرخ ساڑھے تیرہ روپے من سے گرنے نہ پائے۔ اور اس طرح کاشت کار کو حکومت کی نئی غذائی پالیسی سے کچھ فائدہ ہو۔

چیف سیکرٹری نے کہا کہ صوبائی حکومت اس نئی غذائی پالیسی کے باوجود صوبہ کے تمام علاقوں میں گندم کے نرخوں کی نگرانی کرتی رہے گی اور جس علاقہ میں بھاؤ غیر معمولی طور پر بڑھے گا وہاں سرکاری ذخائر میں سے سولہ ۱۶ روپے من کے حساب سے بشمول بوری گندم مہیا کی جائے گی۔ اس علاقہ کے متعلقہ تاجر ایسے موقع پر حکومت سے کم از کم ایک سو بوری اور زیادہ سے زیادہ پانچسو بوری گندم حاصل کر سکیں گے اور ان پر یہ پابندی عائد ہوگی کہ وہ حکومت سے حاصل کردہ گندم تین ہفتے کے اندر فروخت کریں۔ آپ نے بتایا کہ حکومت نے ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے چار لاکھ ۲۵ ہزار ٹن گندم کا ذخیرہ کر لیا۔ اور آئندہ کیلئے بھی یہ انتظام کیا گیا ہے کہ سرکاری گوداموں پر گندم کا اتنا ذخیرہ ہر وقت موجود رہے اس لئے لوگوں کو نئی پالیسی سے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔

آپ نے کہا کہ حکومت نے صوبہ کے تمام علاقوں میں گندم کے نرخوں کی نگرانی کرنے کے لئے معقول انتظامات کر لئے ہیں جن کے مطابق صوبہ بھر میں ۱۷۳ مارکیٹ انٹیلی جنس سنٹرز مقرر کئے گئے ہیں۔ جہاں سے صوبائی حکومت کو روزانہ گندم کے نرخوں اور نقل و حمل کے بارے میں رپورٹیں وصول ہوتی رہیں گی۔

مارشل لاء ریگولیشنز

چیف سیکرٹری نے بتایا کہ نئی غذائی پالیسی کے تحت دو نئے مارشل لاء ریگولیشنز نافذ کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک مارشل لاء ضابطہ کا اطلاق یکم اپریل سے ہوگا۔ جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اناج کے تاجر سرکاری ذخائر سے مقررہ نرخوں پر جو گندم حاصل کریں گے وہ اس کا ناجائز منافع خوری کی نیت سے ذخیرہ نہیں کر سکیں گے دوسرے ضابطہ کا اطلاق ۱۶ اپریل سے ہوگا۔ اس کے ذریعے تمام رولر فلور ملز پر یہ پابندی عائد کی جائے گی۔ کہ وہ سرکاری ذخائر سے مقررہ مقدار میں گندم حاصل کر کے اسے اپنی خرید کردہ ایسی گندم میں ملائیں اور پھر آٹا پیسیں، ان پر یہ پابندی بھی عائد ہوگی کہ وہ آٹا میں مقررہ تناسب سے زیادہ سوجی اور میدہ نہ نکالیں۔ اس کے علاوہ ان کیلئے آٹا کی قیمت فروخت بھی مقرر ہوگی جو یکم مئی کے بعد ۱۶/۶ روپے سے ۱۶/۱۲ روپے فی من ہوگی

چیف سیکرٹری نے اس رائے سے اختلاف کیا کہ گندم کی تجارت پر سے کنٹرول اٹھانے سے صوبہ کی معیشت پر بُرا اثر پڑے گا اور اخراجات زندگی میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ بلاشبہ گندم کے نرخوں میں تھوڑا بہت اضافہ ہوگا۔ لیکن یہ اضافہ لوگوں کے لئے ناقابل برداشت نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس طرح ہمارے کاشتکاروں کو گندم کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی ترغیب ملے گی اور ان لوگوں کی خوراک کی عادتیں بدلیں گی جو مکئی اور باجرہ کی بجائے گندم کھاتے تھے کیونکہ انہیں سرکاری ذرائع سے گندم بہت سستی مل جاتی تھی۔ آپ نے کہا کہ لوگوں کو حکومت کی اس نئی پالیسی کا بہت پہلے سے علم ہے مگر گذشتہ چند ماہ میں بہاولپور، منٹگمری اور سرگودھا کے علاقہ میں بھاؤ بارہ روپے سے لے کر چودہ روپے فی من تک ہی رہا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ بھی نرخوں میں اضافہ کا رجحان غیر معمولی نہیں ہوگا

آپ نے کہا کہ اگر گندم کے نرخوں میں تھوڑا سا اضافہ ہونے سے ہر کاشتکار اپنی فی ایکڑ پیداوار میں صرف دو من کا اضافہ کر دے تو نہ صرف ہمارا غذائی قلت کا مسئلہ حل ہو جائے گا بلکہ ہر سال پانچ لاکھ ٹن گندم فالتو ہوگی۔ آپ نے کہا ہمارے صوبہ میں ہر سال بظاہر تقریباً پانچ لاکھ ٹن گندم کی قلت ہوتی ہے لیکن اگر کسی سال موسم خراب ہو تو دو تین لاکھ ٹن سے بھی غذائی قلت دو چند ہو جاتی ہے۔ حکومت نے اس صورت حال کے پیش نظر سرکاری گوداموں میں پانچ لاکھ ٹن گندم ذخیرہ کرنے کا انتظام کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵